نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت سے مصنوعی اشعار بھی ہیں جن کو راویوں نے اپنی طرف سے گڑھ کر جاہلی اور اسلامی شعراء کی جانب منسوب کر دئے ہیں۔ اس نے محمد بن اسحاق اور حماد راویہ جیسے راویوں کے بارے میں کہا ہے کہ ان کے یہاں بھی بعض اشعار کی روایت درست نہیں ہے (۴۷) پھر اس نے زمانے کے اعتبار سے شعراء کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب کے پہلے جاہلی اور مخضری شعراء سے بحث کیا ہے جب کہ دوسرے جزء میں اسلامی شعراء کو موضوع بحث بنایا ہے۔ وہ جاہلی شعراء کے مقابلے میں اسلامی دور کے شعراء اور ان کے اخبار و اشعار پر تفصیل سے روشنی ڈالتا ہے۔ جب وہ کسی شاعر کا ذکر کرتا ہے تو وہ اس کے اشعار کی ادبی و فنی قدر و قیمت اور اس کے بارے میں مختلف ائمہ کے اقوال کو بھی نقل کرتا ہے۔ اور اپنی رائے کے ثبوت میں وہ اس کے اشعار سے دلائل بھی پیش کرتا ہے۔ اس نے جاہلی اور مخضری شعراء کو دس طبقوں میں تقسیم کیا ہے، اور ہر طبقے میں چار چار فحول شعراء کا ذکر کیا ہے فحول شعراء کو پرکھنے کا معیار بھی تقریباً وہی ہے جس کی طرف اصمعی نے اشارہ کیا ہے۔ اس کے بعد مرثیہ نگاروں کو ایک الگ طبقے میں ذکر کیا ہے پھر مدنی اور بدوی شعراء کا تذکرہ کرتا ہے۔ اسی طرح اسلامی شعراء کو بھی دس طبقوں میں تقسیم کرتا ہے۔

تقسیم طبقات میں "فحولہ" کو اس نے بنیادی اصول تسلیم کیا ہے۔ اصمعی نے "فحولہ" کی جو اصطلاح وضع کی تھی ابن سلام نے اس کو مزید وسعت دی۔ بہت سارے ایسے شعراء کو بھی "فحول" کی فہرست میں شامل کیا جن کو اصمعی نے خارج کر دیا ہے۔ اور دوسرے اہم اصول یہ بنایا کہ ایک ہی موضوع و معانی سے متعلق شعراء کو ایک طبقے میں رکھا۔ طبقات کی تقسیم میں اس نے قصائد